S-2003-5-272-280

عدالت عظمیٰ رپورٹس 2003 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

ملیکارجن

بنام۔

گلبرگہ یونیورسٹی

5 نومبر 2003

وی این کھرے، چیف جسٹس، ایس بی سنہا اور ڈاکٹر اے آر لکشمن، جسٹسز۔

ثالثی:

ثالثی معاہدہ- کے ضروری عناصر- کام کا معاہدہ- یونیورسٹی کے ذریعہ ٹھیکیدار کو تفویض کیا گیا- معاہدے کی شق جس میں یہ شرط عائد کی گئی ہے کہ معاہدہ سے پیدا ہونے والے یا اس سے متعلق فریقین کے درمیان تنازعہ کی صورت میں، سپرنٹنڈنٹ انجینئر، پی ڈبلیو ڈی کا فیصلہ حتمی، فیصلہ کن اور پابند ہوگا- فریقین کے درمیان تنازعہ- سپرنٹنڈنٹ انجینئر کے ذریعہ دیا گیا ایوارڈ عدالت کا قاعدہ بنا دیا گیا- عمل درآمد کی کارروائی میں یونیورسٹی کے ذریعہ دفعہ 47 سی پی سی کے تحت دائر عذرات میں یہ دعوی کیا گیا ہے کہ جس بنیاد پر فریقین کے درمیان تنازعہ کو سپرنٹنڈنٹ انجینئر کو بھیجا گیا تھا وہ ثالثی معاہدہ نہیں تھا اور چونکہ اس کی طرف سے دیا گیا ایسا ایوارڈ اس کی شقیں ثالثی ایکٹ، 1940 کے لحاظ سے نہیں تھی- منعقد ہوا، متعلقہ شق کو ثالثی معاہدہ سمجھا جانا چاہیے- معاہدے میں ثالثی کی شق شامل تھی- ثالثی معاہدے کے ضروری عناصر کا شمار کیا گیا- اس کے علاوہ، ثالث فریقوں کے اس بنیاد پر آگے بڑھنے سے پہلے کہ تنازعات کا حوالہ معاہدے کی متعلقہ شق کے لحاظ سے اس کے پاس دیا گیا تھا جسے ثالثی معاہدہ سمجھا گیا تھا- اس سلسلے میں یونیورسٹی کی طرف سے کوئی عذرات نہیں لیا گیا تھا اور نہ ہی ثالثی اور مصالحتی ایکٹ، 1996 کی دفعہ 34 کے لحاظ سے اس کی طرف سے کوئی عذرات دائر کیا گیا تھا- ثالث نے حوالہ میں داخل کیا معاہدے سے پیدا ہونے والے دعووں اور تنازعات یونیورسٹی کے رجسٹرار کی طرف سے دیئے گئے حوالہ کا نظریہ ہے- عمل درآمد کرنے والی عدالت ایوارڈ پر عمل درآمد کے ساتھ آگے بڑھے گی۔

ثالثی شق اور تنازعہ کی روک تھام کے لیے شق- ممتاز۔

بہار اسٹیٹ منرل ڈیولپمنٹ کارپوریشن اور دیگر بنام اینکون بلڈرز (آئی) (پی) لمیٹڈ، (2003) 7 ایس سی سی

418، پرانحصار کیا۔

بھارت بھوشن باپسل بنام یوپی سال انڈسٹریز کارپوریشن لمیٹڈ، کانپور، (1999) 2 ایس سی سی 166، ممتاز۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 2002 کی دیوانی اپیل نمبر 2758۔

2000 کے سی آر پی نمبر 3719 میں کرناٹک عدالت عالیہ کے 30.11.2001 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کے لیے پی پی سنگھ کے لیے بھاسکر پی گپتا، جی وی چندر شیکھر۔

بساوا پربھو، ایس پاٹل، شیو پربھوا یس ہیریمٹھ، بی سبرامنیم پرساد، محمد رشل ایس، اے ایس بھسمے کے لیے، جواب دہندہ کے لیے

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم اس کے ذریعے دیا گیا

گلبرگہ یونیورسٹی کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے جواب میں انڈور اسٹیڈیم کی تعمیر کے لیے ٹینڈر طلب کیے گئے، یہاں اپیل کنندہ نے اپنا ٹینڈر جمع کرایا۔ اس کا ٹینڈر قبول کر لیا گیا اور 21 مئی 1993 کو اپیل کنندہ اور جواب دہندہ یونیورسٹی کے درمیان اپیل کنندہ کے ذریعے کیے جانے والے کام کے سلسلے میں ایک معاہدہ طے پایا۔ اپیل کنندہ کو جاری کردہ حکمہ کار کی تعمیر کی تخمینہ لاگت 91,88,909 روپے کے لیے تھی۔ یہ متدعویہ نہیں ہے کہ حکمہ کار کے مطابق، اپیل کنندہ نے تعمیر مکمل کی۔ اس سلسلے میں کچھ تنازعات پیدا ہوئے جہاں یہاں اپیل کنندہ نے ثالثی کی شق کو مدعو کیا۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ سپرنٹنڈنٹ انجینئر، پی ڈبلیو ڈی، گلبرگا سرکل، گلبرگا، ایکس آفسیو کو اس طرح کے تنازعات کا فیصلہ کرنے کے لیے نامزد کیا گیا تھا۔ ثالث کے سامنے فریقین نے اپنے دعوے اور جوابی دعوے دائر کیے۔ یونیورسٹی نے کچھ جوابی دعوے بھی دائر کیے۔ فریقین کو سننے کے بعد، سپرنٹنڈنٹ انجینئر، گلبرگا سرکل، گلبرگا، جنہوں نے ثالث کے طور پر کام کیا، نے ایوارڈ دیا۔ تاہم، اپیل کنندہ کو ایوارڈ کی کوئی کاپی پیش نہیں کی گئی جس کے نتیجے میں اپیل کنندہ نے آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت حکمہ امر برائے کار جاری کرنے کے لیے درخواست دائر کی جس میں ثالث کو اس کی طرف سے دیے گئے ایوارڈ کی مصدقہ نقل فراہم کرنے کی ہدایت کی گئی۔ عدالت عالیہ کی ہدایات کی تعمیل میں، ثالث نے 30 جولائی 1999 کو ایوارڈ کی ایک مصدقہ نقل بھیجی۔ ایوارڈ کی مصدقہ نقل موصول ہونے کے بعد، اپیل کنندہ نے عمل درآمدی کا ایوارڈ پرنسپل سول جج (سینئر ڈویژن)، گلبرگہ کے سامنے رکھا۔ گلبرگا یونیورسٹی نے اپیل کنندہ کی طرف سے دائر عمل درآمدی کی درخواست میں اعتراض دائر کیا جو کہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 47 کے تحت ہے۔ تاہم عمل درآمدی دینے والی عدالت نے 19 اکتوبر 2000 کو مذکورہ اعتراض کو مسترد کر دیا۔ ناراض، گلبرگا یونیورسٹی نے کرناٹک عدالت عالیہ کے سامنے ضابطہ دیوانی، 1908 کی دفعہ 115 کے تحت 2000 کی دیوانی نظر ثانی درخواست نمبر 3719 دائر کی۔

دیوانی نظر ثانی درخواست میں ایک عرضی دائر کی گئی تھی کہ جس بنیاد پر فریقین کے درمیان تنازعہ سپرنٹنڈنٹ انجینئر، گلبرگہ سرکل، گلبرگہ کو بھیجا گیا تھا، وہ کوئی ثالثی معاہدہ نہیں تھا اور اس کے نتیجے میں، ان کی طرف سے دیا گیا ایوارڈ ثالثی ایکٹ، 1940 کی دفعات کے لحاظ سے نہیں بنایا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے یونیورسٹی کی طرف سے کی گئی عرضی کو قبول کر لیا۔ نتیجتاً، عمل درآمدی کی کارروائی کو کالعدم قرار دے دیا گیا اور دیوانی نظر ثانی درخواست کی اجازت دے دی گئی۔ یہ عدالت عالیہ کے مذکورہ فیصلے

کے خلاف ہے، اپیل کنندہ ہمارے سامنے اپیل میں ہے۔

اپیل گزار کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل شری بھاسکر پی گپتا نے کہا کہ معاہدے کے معاہدے کی شق 30 ثالثی کے معاہدے کی تشکیل کرتی ہے کیونکہ یہ اس کے لیے مقرر کردہ تمام معیارات کو پورا کرتی ہے اور اس طرح، عدالت عالیہ کو متنازعہ فیصلہ منظور کرنے میں غلطی کا مرتکب ٹھہرایا جانا چاہیے۔

دوسری طرف جواب دہندہ کی جانب سے پیش ہونے والے فاضل وکیل عدالت عالیہ کے فیصلے کی حمایت کرتے ہیں۔

معاہدے کی شق 30، جو کہ درج ذیل ہے:

" گلبرگہ سرکل کے سپرنٹنڈنٹ انجینئر کا فی الحال فیصلہ معاہدے کے تمام فریقوں کے لیے حتمی، فیصلہ کن اور پابند ہوگا جو اس میں مذکور وضاحتیں، نقشہ، تصویر اور ہدایات کے معنی سے متعلق تمام سوالات پر اور کام پر استعمال ہونے والی کاریگری یا مواد کے معیار کے بارے میں، یا کسی دوسرے سوال، دعوی، حق، معاملہ، یا چیز کے بارے میں، جو کسی بھی طرح سے، معاہدے، نقشہ، تصویر، وضاحتیں، تخمینے، ہدایات، احکامات یا ان شرائط سے متعلق یا اس سے متعلق، یا بصورت دیگر کاموں یا عمل درآمد سے متعلق، یا اس پر عمل درآمد عمل درآمد میں ناکامی سے متعلق ہو۔ چاہے وہ کام کی پیشرفت کے دوران ہو، یا ٹھیکیدار اور گلبرگہ یونیورسٹی کے درمیان پیدا ہونے والے تنازعہ کی صورت میں اس کی تکمیل یا ترک ہونے کے بعد ہو۔"

(زور دیا گیا)

مذکورہ بالا شق کو سادہ پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ ٹھیکیدار اور گلبرگہ یونیورسٹی کے درمیان تنازعہ کی صورت میں گلبرگہ سرکل، گلبرگہ کے سپرنٹنڈنٹ انجینئر کا فیصلہ حتمی ہوگا اور معاہدے کے تمام فریقین کے لیے پابند ہوگا، اس طرح کے تنازعہ میں اس میں بیان کردہ معاملات سے متعلق تمام سوالات کے ساتھ ساتھ کوئی دوسرا سوال، دعوی، حق، معاملہ یا چیز بھی شامل ہو سکتی ہے جو کسی بھی طرح سے معاہدے سے پیدا ہونے یا اس سے متعلق ہو۔ اس طرح کا تنازعہ نقشہ، تصویر، وضاحتیں، تخمینے، ہدایات، احکامات یا ان شرائط سے یا بصورت دیگر کاموں سے متعلق یا اس عمل درآمد درآمد یا اس عمل درآمد درآمد میں ناکامی سے بھی متعلق ہو سکتا ہے۔ اس طرح کے تنازعات کو سپرنٹنڈنٹ انجینئر کے فیصلے کے لیے بھیجا جا سکتا ہے؛ چاہے وہ اس کی تکمیل کے بعد کام کی پیشرفت کے دوران پیدا ہو۔

اس طرح، اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ مذکورہ بالا شق 30 ایک درست ثالثی معاہدے کے تمام معیارات کو پورا کرتی ہے۔ یہ مزید تنازعہ میں نہیں ہے کہ سپرنٹنڈنٹ انجینئر، گلبرگا سرکل، گلبرگا ایک آزاد شخص ہے۔

بہار اسٹیٹ منرل ڈیولپمنٹ کارپوریشن اور دیگر بنام اینکون بلڈرز (آئی) (پی) لمیٹڈ، جس نے (2003) 7 ایس سی سی 418 میں رپورٹ کیا، ثالثی معاہدے کے ضروری عناصر کو بیان کیا، جو مندرجہ ذیل ہیں:

(i) کسی زیر غور معاملے کے سلسلے میں موجودہ یا مستقبل کا فرق ہونا چاہیے۔

(ii) فریقین کا ارادہ ہونا چاہیے کہ وہ اس طرح کے فرق کو نجی ٹریبونل کے ذریعے حل کریں۔

(iii) فریقین کو اس طرح کے ٹریبونل کے فیصلے کے پابند ہونے کے لیے تحریری طور پر اتفاق کرنا چاہیے؛ اور

(iv) فریقین کو ایڈ آئیڈیم ہونا چاہیے۔

مذکورہ فیصلے میں طے شدہ اصول زیر بحث نہیں ہیں۔ اس لیے ہمیں مذکورہ معاہدے کی شق 30 کی تشریح کرنے کی ضرورت ہے۔

موجودہ معاملے میں مذکورہ اصول کو لاگو کرتے ہوئے، شق 30 کے مطابق سپرنٹنڈنٹ انجینئر، گلبرگا سرکل، گلبرگا، معاہدے سے پیدا ہونے والے کسی بھی تنازعہ پر اپنا فیصلہ دے۔ مزید یہ کہ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ معاہدہ کچھ زیر غور امور کے سلسلے میں موجودہ یا مستقبل کے اختلافات کو پیش کرتا ہے کیونکہ فریقین کے درمیان ایک نجی ٹریبونل، یعنی سپرنٹنڈنٹ انجینئر، گلبرگا سرکل، گلبرگا کے ذریعے اس طرح کے فرق کو حل کرنے کا معاہدہ بھی ہوا تھا۔ فریقین کے درمیان اس بات پر بھی اتفاق ہوا کہ وہ ٹریبونل کے فیصلے کے پابند ہوں گے۔ پارٹیاں بھی ایڈ آنڈیم تھیں۔

معاملے کے مذکورہ بالا نقطہ نظر میں، یہ ماننا ضروری ہے کہ معاہدے میں ثالثی کی شق شامل تھی۔

بھارت بھوشن بنسل بنام یو پی سمال انڈسٹریز کارپوریشن لمیٹڈ، کانپور میں (1999) 2 ایس سی سی 166 میں رپورٹ کردہ اس عدالت کے فیصلے پر یا اس کی بنیاد پر انحصار کرتے ہوئے جواب دہندہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ مذکورہ معاملے میں اس عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ یہ ثالثی کی شق نہیں ہے۔ بھارت بھوشن بنسل کے معاملے (اوپر) میں شق 23 اور 24 مندرجہ ذیل ہیں:

.23 "سوائے اس کے کہ جہاں معاہدے میں دوسری صورت میں وضاحت کی گئی ہو، ایگزیکٹو انجینئر کا فیصلہ معاہدے کے دونوں فریقوں کے لیے حتمی، فیصلہ کن اور پابند ہوگا جو اس میں مذکور معنی، تصریح، نقشہ، تصویر اور ہدایات سے متعلق تمام سوالات پر، اور کام پر استعمال ہونے والی کاریگری یا مواد کے معیار کے بارے میں یا کسی دوسرے سوال کے بارے میں جو بھی کسی بھی طرح سے نقشہ، تصویر، وضاحتیں، تخمینے، ہدایات، احکامات یا بصورت دیگر کاموں سے متعلق یا اس پر عمل درآمد یا اس پر عمل درآمد میں ناکامی سے پیدا ہوتا ہے، چاہے وہ کام کی پیشرفت کے دوران ہو، یا اس کی تکمیل یا معاہدے کو ترک عمل درآمد کے بعد ہو ٹھیکیدار کی طرف سے ٹھیکیدار پر حتمی اور فیصلہ کن اور پابند ہوگا۔

.24 اس کے علاوہ جیسا کہ شق 23 میں فراہم کیا گیا ہے، یو پی ایس آئی سی کے منیجنگ ڈائریکٹر کا فیصلہ حتمی، فیصلہ کن اور پابند ہوگا کہ دونوں فریق کسی بھی طرح سے کسی بھی دعوے، حق، معاملے یا چیز سے متعلق تمام سوالات پر رابطہ کریں جو معاہدے یا ان شرائط سے متعلق یا ٹھیکیدار کے ذریعہ معاہدے کو ترک کرنے سے متعلق اور اس معاہدے سے پیدا ہونے والے دیگر تمام معاملات کے حوالے سے پیدا ہوتے ہیں اور جن کا یہاں خاص طور پر ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

عدالت کے لیے مذکورہ دو شقوں کے مندرجات کو مدنظر رکھتے ہوئے منیجنگ ڈائریکٹر کو ثالث کے طور پر مقرر کرنے کے فریقین کے کسی بھی ارادے کی وضاحت کرنا مشکل تھا۔ ہم اس سلسلے میں اس عدالت کے مشاہدات کا حوالہ دے سکتے ہیں، جو درج ذیل ہیں:

"لہذا، بعض دعووں کے سلسلے میں، ایگزیکٹو انجینئر کا فیصلہ حتمی ہوتا ہے اور معاہدہ کے دونوں فریقوں پر پابند ہوتا ہے۔ جبکہ بقیہ معاملات کے حوالے سے، مدعا علیہ کے مینجنگ ڈائریکٹر کا فیصلہ حتمی، فیصلہ کن اور معاہدے کے دونوں فریقوں پر پابند ہے۔ شق 24 میں یہ ذکر نہیں کیا گیا ہے کہ تنازعہ کو مینجنگ ڈائریکٹر کی ثالثی میں بھیجا جاسکتا ہے۔ شق 24 میں مینجنگ ڈائریکٹر کی طرف سے ثبوت ریکارڈ کرنے یا اس کے سامنے سوالات کا فیصلہ کرنے سے پہلے دونوں فریقوں کو سننے کا کوئی فرض بھی نہیں بتایا گیا ہے۔ شق 24 کے الفاظ سے، فریقین کے جانے کے کسی بھی ارادے، ثالث کے طور پر جواب دہندہ کے مینجنگ ڈائریکٹر کے عدالتی فیصلہ کسی بھی تنازعہ کی وضاحت کرنا مشکل ہے۔"

بھارت بھوشن بنسل کے معاملے (اوپر) کا پیرا 5 اس طرح پڑھتا ہے:

"موجودہ معاملے میں، شق 23 اور 24 کو ایک ساتھ پڑھ کر، یہ بالکل واضح ہے کہ معاہدے سے منسلک کسی بھی طرح سے کسی بھی دعوے یا حق، معاملے یا چیز سے پیدا ہونے والے یا اس سے متعلق سوالات کے سلسلے میں، جب کہ ایگزیکٹو انجینئر کا فیصلہ حتمی اور بعض قسم کے دعووں یا سوالات کے سلسلے میں پابند ہے، مینجنگ ڈائریکٹر کا فیصلہ حتمی اور بقیہ دعووں کے سلسلے میں پابند کیا جاتا ہے۔ ایگزیکٹو انجینئر اور مینجنگ ڈائریکٹر دونوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنی تحقیقات اور مواد کی بنیاد پر سوال یا دعوے کا تعین کریں۔ ان شقوں میں سے کوئی بھی ثالثی ایکٹ کے تحت آنے والی مکمل ثالثی پر غور نہیں کرتا ہے۔"

موجودہ معاملے میں شامل معاہدے کی شق 30 اور بھارت بھوشن بنسل کے معاملے (اوپر) میں شامل شق 23 اور 24 کا محض موازنہ کرنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک جیسے نہیں ہیں۔ جبکہ زیر بحث معاہدے کی شق 30 اس میں نامزد افراد کے معاہدے سے پیدا ہونے والے تنازعہ کے حل کے لیے فراہم کرتی ہے؛ شق 24 کے لحاظ سے، معاہدے کے فریقین کی طرف سے اٹھائے گئے تنازعہ پر کسی نامزد شخص کے فیصلے کا کوئی سوال نہیں تھا۔ وہ معاملات جو بھارت بھوشن بنسل کے معاملے (اوپر) میں شق 23 اور 24 کے تحت متعین کیے گئے ہیں، لازمی طور پر معاہدے سے پیدا ہونے کی ضرورت نہیں تھی، بلکہ صرف معاہدے کی کارکردگی کے دوران پیدا ہونے والے دعوے تھے۔ موجودہ معاملے میں معاہدے کی شق 30 میں سپرنٹنڈنٹ انجینئر، گلبرگہ سرکل، گلبرگہ کے معاہدے سے پیدا ہونے والے تنازعہ کے حل کی فراہمی کی گئی تھی۔ اس وجہ سے، جواب دہندہ کے لیے فاضل وکیل کے ذریعے انحصار کیا گیا مقدمہ ممتاز ہے۔

ایک بار جب شق 30 ایک درست ثالثی معاہدہ بن جاتی ہے تو یہ لازمی طور پر اس کی پیروی کرے گا کہ اس میں نامزد ثالث کا فیصلہ صرف فریقین کو اپنے متعلقہ دعووں اور جوابی دعووں کی حمایت میں ثبوت پیش کرنے کی اجازت دینے کے ساتھ ساتھ تنازعہ کے فریقین کو سننے پر بھی پیش کیا جائے گا۔ درست ثالثی معاہدہ تشکیل دینے کے مقصد کے لیے، یہ ضروری نہیں ہے کہ فریقین کے ذریعے ثبوت جمع کرنے یا انہیں سماعت کا موقع دینے سے متعلق شرائط کا خاص طور پر اس میں ذکر کیا جائے۔ اس طرح کی شرائط ثالثی کی کارروائی میں فیصلہ سازی کے عمل میں مضمر ہیں۔ فطری انصاف کے اصول کی تعمیل ثالثی کے عمل میں شامل ہے۔ ان پر، اس حقیقت سے قطع نظر کہ ثالثی کے معاہدے میں خاص طور پر درج کیا گیا ہے یا نہیں، عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک بار فطری انصاف کے اصول کی تعمیل نہ ہونے کے بعد، ثالث کی طرف سے دیا گیا ایوارڈ کالعدم قرار دے دیا جائے گا۔ لہذا، ہماری رائے ہے

کہ ثالثی کی شق ثالث کی طرف سے اس کے سامنے سوال کا فیصلہ کرنے سے پہلے دونوں فریقوں کو سننے کے فرض سے بچے کی ضرورت نہیں ہے۔ بیان محاورہ عدالتی فیصلہ 'تنازعہ کے فیصلے کو شامل کرتا ہے۔ یہاں فوری صورت میں، یہ دہرایا جائے گا کہ فریقین کے درمیان تنازعات ایک معاہدے سے اور اس میں بیان کردہ معاملات کے سلسلے میں پیدا ہوتے ہیں اور اس طرح فیصلہ کرنے کی ضرورت تھی اور اس طرح کے فیصلے نہ صرف حتمی اور پابند ہوتے ہیں۔ فریقین، بلکہ وہ فیصلہ کن ہوتے ہیں جو واضح طور پر اس طرح کے فیصلوں کی حتمی حیثیت کے ساتھ ساتھ اس کی پابند نوعیت کو بھی بیان کرتے ہیں۔

ایک شق جو تنازعہ کی روک تھام کے مقصد سے معاہدے کے معاہدے میں داخل کی جاتی ہے وہ ثالثی معاہدہ نہیں ہوگی۔ اس طرح کا التزام معاہدے میں ہی انجینئر انچارج کو مذکورہ معاہدے توضیع 31 اور 32 کے تحت تصور کردہ معاملات کے سلسلے میں فیصلہ لینے کا اختیار دے کر کیا گیا ہے۔ مذکورہ معاہدے کی وجوہات 31 اور 32 اس میں بیان کردہ معاملات کے سلسلے میں انجینئر انچارج کے فیصلے کے لیے فراہم کرتی ہیں۔ ایسے معاملات کے سلسلے میں انجینئر انچارج کا دائرہ اختیار محدود ہے اور انہیں ثالثی کے معاہدے کے برابر نہیں کیا جا سکتا۔ معاہدے سے پیدا ہونے والے تنازعہ کی روک تھام کے لیے اس طرح کی شقوں کے باوجود، فریقین کی طرف سے معاہدے کے معاہدے میں نمایاں طور پر شق 30 شامل کی گئی ہے۔

یہ حقیقت کہ تنازعہ کی روک تھام کی شقوں کے باوجود فریقین کی طرف سے شق 30 داخل کی گئی ہے، خود اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ معاہدے کے فریقین اس بات پر متفق تھے کہ معاہدے سے یا اس کے تحت پیدا ہونے والے تنازعہ اور اختلافات کا تعین ان کے منتخب کردہ گھریلو ٹریبونل کے ذریعے کیا جانا چاہیے۔

مذکورہ شق معاہدے کے معاہدے کا حصہ ہونے کی وجہ سے، یہ کسی بھی گنجائش سے بالاتر ہے کہ فریقین اس کے سلسلے میں ایڈ آئڈیم تھے۔

سپرنٹنڈنٹ انجینئر، گلبرگا سرکل، گلبرگا، حکومت کرناٹک میں پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ کا افسر ہے۔ وہ یونیورسٹی کا افسر نہیں ہے۔ اس کے پاس معاہدے کے تحت یا بصورت دیگر تعمیراتی کاموں کی نگرانی کرنے یا ٹھیکے کے کام کے سلسلے میں ٹھیکیدار کو کوئی ہدایت جاری کرنے کا کوئی اختیار یا دائرہ اختیار نہیں تھا۔ وہ بلڈنگ کمیٹی کا ایک ایکس آفسیو ممبر ہو سکتا ہے، لیکن اس طرح یا اس کی وجہ سے، اسے نہ تو دیا جا سکتا تھا اور نہ ہی حقیقت میں معاہدے کے کام کی نگرانی کا اختیار دیا گیا تھا یا اس معاملے کے لیے معاہدہ کی کارکردگی کے حوالے سے معاہدے پر کوئی ہدایت جاری کی جا سکتی تھی۔

معاملے کے اس نقطہ نظر میں بھی معاہدے کے معاہدے کی شق 30 کو ثالثی کا معاہدہ سمجھا جانا چاہیے۔

جواب دہندہ کے لیے فاضل وکیل کا یہ بیان کہ تنازعہ ثالث کو نہیں بھیجا گیا تھا درست نہیں ہے۔ جواب دہندہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر کی سمجھ جو بھی ہو؛ ثالث کے سامنے فریقین اس بنیاد پر آگے بڑھے کہ تنازعات کا حوالہ معاہدے کی شق 30 کے لحاظ سے اس کے پاس دیا گیا تھا، جسے ثالثی کا معاہدہ سمجھا گیا تھا۔ 30 جولائی 1999 کے ایوارڈ سے مزید یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ثالث نے گلبرگہ یونیورسٹی کے رجسٹرار کی طرف سے "یونیورسٹی کیمپس میں انڈور اسٹیڈیم کی تعمیر" کے معاہدے سے پیدا ہونے والے دعووں اور تنازعات پر دیے گئے حوالہ کے پیش نظر حوالہ داخل کیا، جو یہاں فریقین کے درمیان پیدا ہوا ہے۔

جواب دہندہ کے فاضل وکیل نے پھر زور دے کر کہا کہ اس کے مؤکل کو ثبوت پیش کرنے کا کافی موقع نہیں دیا گیا ہے۔دلیل کو ایک سے زائد وجوہات کی بنا پر قبول نہیں کیا جا سکتا۔اس معاملے کی سماعت ثالث نے کی۔دونوں فریقوں کی نمائندگی ان کے ایجنٹوں اور مجاز نمائندوں نے کی۔یہ دہرایا جائے گا کہ فریقین کی طرف سے دعوے اور جوابی دعوے دائر کیے گئے تھے اور انہوں نے اپنے اپنے دعووں کی حمایت میں دستاویزات دائر کیں۔

فاضل ثالث نے اپنے ایوارڈ میں درج کیا کہ فریقین کو 5.3.99 پر ان کے دفتر میں منعقدہ اجلاس میں اپنا مقدمہ پیش کرنے اور اپنے ہر دعوے اور تنازعات پر اپنی رائے رکھنے کا مکمل موقع دیا گیا تھا۔ثالث نے اپنے ایوارڈ میں مزید کہا کہ چونکہ فریقین اپنے مقدمات کو صرف دستاویزات پر مبنی کرتے ہیں اور زبانی شواہد کو شامل کرنے کے لیے استدعا نہیں کرتے اور معاملے کے اس نقطہ نظر میں، ہماری رائے میں ایوارڈ کو غلط نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔مزید برآں ثالثی کی کارروائی کے دوران اور اس کے فورا بعد، جواب دہندہ طرف سے اس اثر پر کوئی اعتراض نہیں لیا گیا کہ شق 30 ثالثی معاہدہ نہیں ہے یا سپرنٹنڈنٹ انجینئر، گلبرگا سرکل، گلبرگا، ثالث نہیں تھا۔اگر جواب دہندہ دلیل کو قبول کرتا ہے، تو ان کے لیے اپنا جوابی دعوی پیش کرنے کا کوئی موقع نہیں تھا۔انہیں مقدمہ دائر کرنا چاہیے تھا۔اپنی آنکھیں کھلی رکھتے ہوئے انہوں نے خود کو ثالث کے دائرہ اختیار میں تسلیم کیا، درخواست گزار کے دعوؤں کے خلاف اپنی دفاعی دستاویزات جمع کروائیں، اپنی جوابی دعوے بھی پیش کیے اور کاروائی میں حصہ لیا۔ہاں تک کہ جب ایک ایوارڈ دیا گیا تھا اور یہاں اپیل کنندہ نے ثالث کو ایوارڈ کی مصدقہ نقل جاری کرنے کی ہدایت کے لیے تحریری درخواست دائر کی تھی، تب بھی یہ دعوی نہیں کیا گیا تھا کہ مذکورہ تحریری درخواست قابل قبول نہیں تھی کیونکہ سپرنٹنڈنٹ انجینئر، گلبرگا سرکل، گلبرگا نے ثالث کے طور پر کام نہیں کیا تھا۔جب کرناٹک کی عدالت عالیہ کی طرف سے ثالث کو ایک درخواست جاری کی گئی تھی، جس میں اسے اپنے ایوارڈ کی مصدقہ نقل پیش کرنے کی ہدایت کی گئی تھی، تو یہاں جواب دہندہ نے اسے قبول کر لیا ہوگا کیونکہ اس نے معاملے کو مزید آگے نہیں بڑھایا۔

اس کے بعد مذکورہ اعتراض کو صرف ضابطہ دیوانی کی دفعہ 47 کے تحت عمل درآمدی کی کارروائی میں دائر کیے گئے اپنے مطلوبہ اعتراض میں لیا۔اگر ان دلیل یہ تھی کہ سپرنٹنڈنٹ انجینئر، گلبرگہ سرکل، گلبرگہ کی طرف سے دیا گیا ایوارڈ بغیر کسی اختیار کے یا اس کے دائرہ اختیار سے باہر تھا، تو وہ ثالثی مزید برآں مصالحت ایکٹ، 1996 کی دفعہ 34 کے مطابق مناسب درخواست دائر کر سکتے تھے۔

مذکورہ بالا وجہ سے، اپیل کی اجازت دی جانی چاہیے۔آرڈر چیلنج ہونے کے تحت مسترد کر دیا جاتا ہے۔ہم عمل درآمدی دینے والی عدالت کو حکم دیتے ہیں کہ وہ ایوارڈ پر عمل درآمد کے ساتھ آگے بڑھے۔اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

آر۔پی۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this document